ابو نعمان الیناری

انہوں نے سالوں جہاد کی خدمت کی۔۔۔ پھر انہیں دھوکے سے قتل کر دیا گیا

عظیم صحابی عبد اللہ بن سلام اپنے دوستوں میں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، یا رسول اللہ! یہودی بڑی بہتان باز قوم ہے، اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انہیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ بعد میں جب یہودی آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، عبد اللہ تمہارے یہاں کیسے آدمی سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے، ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمہارا کیا خیال ہو گا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انہیں پناہ میں رکھے۔ اتنے میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ظاہر ہو کر کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے سچے رسول ہیں"۔ اب وہی یہودی ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! یہی وہ چیز تھی جس سے میں ڈرتا تھا (بخاری)۔ ہر جگہ یہود کی یہی فطرت ہے اور یہی روش اُن لوگوں کی ہے جو اُن کے باطل اسلوب کی پیروی کرتے ہیں تاکہ حق کو سرکشی اور تکبر سے جھٹلائیں اور اہل حق کے خلاف سازش و منصوبہ بندی کر سکیں اور اپنے علاوہ کسی اور میں حق کو دیکھیں تو حسد کا مظاہرہ کر سکیں۔

ابو نعمان الیناری ایک غیر معمولی اور نادر قسم کے انسان تھے۔ انہوں نے حق تلاش کیا اور جب حق کو پالیا تو انہوں نے لوگوں میں اپنی حیثیت کی پرواہ نہ کی اور نہ ہی مکر و فریب اور بہتان بازی کی پرواہ کی جس کی اُنکو توقع تھی بلکہ اِس کی بجائے حق کو پہچان کر اس پر ایمان رکھنے والے کی حیثیت سے آگے بڑھے، حق کے تقاضوں پر عمل کرتے رہے، حق کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے اور لوگوں کی جانب سے دی گئی اذیت پر صبر کرتے رہے۔

صومالیہ میں جہاد کی بنیاد رکھنے میں اُن کا کلیدی کردار تھا صرف یہی نہیں بلکہ وہ جہاد صومالیہ کے نمایاں قائدین میں سے تھے اور ہر دلعزیز مجاہد تھے۔ انہوں نے مرتدین اور صلیبیوں سے جنگ کی، کئی بار زخمی ہوئے، مزید براں اللہ کے رستے میں اسیری، فاقے اور دربدری کی تکالیف بھی جھیلیں لیکن اپنے کامیاب سفر کے اختتام پر وہ دھوکے سے اُن لوگوں کے ہاتھوں قتل ہوئے جن سے انکا تعلق خیر کا تھا۔ لیکن جیسے ہی انہوں نے خلافت کے عظیم قافلے میں شمولیت کی تو انہوں نے انکو ہدف بنا کر انکی قدر و قیمت گھٹا دی، عزت و تکریم پر حملہ کیا اور آخر کار انہوں نے انکی پیٹھ میں چھرا گھونپا حالانکہ وہ انکا ہر محاذ پر دفاع، حفاظت اور نصرت کر چکے تھے۔

بشیر آدم المعروف ابو نعمان الینتاری 1390 ہجری میں جدودی نامی قصبے میں جو سکوواکے علاقے میں تھا، میں پیدا ہوئے اور اُن کا سلسلہ نسب الرحاوبین قبائل میں سے ینتار قبیلے سے ملتا ہے۔

آپ نے خطہ بای میں حکر کے گاؤں میں قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ پھر انہوں نے دارالحدیث میں داخلے کے لیے بیدواشہر کارخ کیا اور پھر علاقہ لوق میں معھد شرعی میں داخلہ لیا جہاں "الاتحاد الاسلامی" کے معسکرات میں آپ نے عسکری دورہ کیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ داعی اور شرعی علوم کے استاد کے طور پر کام کرنے کے لیے سکوواشہر منتقل ہو گئے جس کے نتیجے میں اس شہر پر قابض مشرک صوفی اور قبائلی ملیشیاوں کے سرداروں سے آپکا تصادم ہو گیا۔ انہوں نے ابو نعمان کو قتل کرنے کی کوشش کی، ان پر گولیاں چلائیں جبکہ وہ شہر کی ایک سڑک پر تقریر کر رہے تھے لیکن اللہ نے انکی حفاظت کی۔

11 ستمبر کے واقعے کے بعد، شیخ نے جہاد کے میدانوں کارخ کیا۔ اس راستے پر چلنے کی شروعات انہوں نے شیخ آدم حاشی عیر وتقبلہ اللہ کی اپنے آبائی علاقے میں معسکر الہدی کے قیام میں اعانت کرنے سے کی جہاں انہوں نے بحیثیت داعی اور عسکری تربیت دینے والے کے کام کیا۔

بعد ازاں وہ عسکری تربیت اور جہادی تجربے کے حصول کے لیے کامبونی معسکر چلے گئے۔ اسکے بعد بور کابو گاؤں میں انکا تقرر امیر اور مسئوول شرعی کے طور پر ہوا جو کامبونی کے علاقے میں ہے۔

موغادیشو میں 'انسداد دہشتگردی اتحاد' کے تحت صحوات کے داخلے کے بعد مجاہدین نے اُن کو اُنکے آبائی علاقے کی طرف الہدی معسکر پھر سے کھولنے کے لیے بھیج دیا جو موغادیشو میں مجاہدین کی ضروریات پوری کرنے کا ایک اہم وسیلہ بن گیا۔ پھر انہوں نے کسمایو شہر فتح کرنے کے لیے "اتحاد المحاکم الاسلامیہ" کے ساتھ حصہ لیا۔ آپ اُن کے ساتھ کام کرتے رہے یہاں تک کہ صلیبی ایتھوپین آرمی صومالیہ میں داخل ہو گئی جہاں انہوں نے ایدالی کے مشہور معرکے میں حصہ لیا اور اِس معرکے میں زخمی ہوئے۔ 1427 ہجری میں، ایتھوپین فوج کیخلاف لڑائی میں انہوں نے دوبارہ معرکوں میں حصہ لیا جہاں متعدد عملیات میں شرکت کے بعد صلیبیوں نے انہیں گرفتار کر لیا اور ادیس ابابا ایتھوپین دار الحکومت منتقل کر دیا گیا جس کے ایک عقوبت خانے میں انہوں نے دو سال گزارے جبکہ موغادیشو کے ایک قید خانے میں وہ چھ ماہ گزار چکے تھے۔ انکی قید سے رہائی کے دوران ہی حرکت الشباب وجود میں آئی اور اس نے افریقی اتحادی فوجوں اور اسکے مرتد کارندوں سے معرکوں کا آغاز کیا۔ انہوں نے تحریک کے درجنوں معرکوں میں حصہ لیا۔ اسکے بعد جوبا السفلی کے والی کے طور پر تحریک الشباب نے ان کا تقرر کیا۔ اس دوران وہ صومالیہ سے باہر کے مسلمانوں کے حالات سے غافل نہ تھے۔ وہ دولتِ اسلامیہ کے حامی تھے اسکی نصرت اور اسکے دفاع کی دعوت دیتے تھے۔ خلافت کے دوبارہ قیام کے اعلان کے بعد وہ اس کے پہلے حمایتیوں میں سے ایک تھے اور اس میں شمولیت کے خواہاں تھے۔ اپنے اس ارادہ پر انہوں نے محرم 1437 ہجری

کے اواخر میں عمل کیا۔ آپ نے امیر المومنین سے اپنی بیعت کو خفیہ نہ رکھا بلکہ اس کے بر خلاف عمر رضی اللہ عنہ کے سے پختہ عزم کے ساتھ اسکا اعلان کیا۔ آپ نے حرکت الشباب کی مجرم قیادت کو للکارا جو ہر اُس شخص کو دھمکاتی تھی جو اُن کے دھڑے کو چھوڑ دے اور مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام سے جا ملے۔

لیکن پاکستانی خفیہ ایجنسی کے ایجنٹ اختر منصور سے بیعت شدہ مجرم جو اپنی جماعت کے تعصب کا شکار تھے، انہوں نے شیخ ابو نعمان کی تمام خدمات کے باوجود انکے قتل کے منصوبے بنانے شروع کر دیے کیونکہ وہ انکے عمومی طور پر صومالیہ میں اور خاص طور پر الشباب کے جنگجوؤں میں اثر و رسوخ سے واقف تھے۔ وہ ایک مجاہد، ایک عالم، ایک مرابط اور صومالیہ میں جہاد کے بانیوں میں سے تھے اور انہوں نے مجاہدین کی نسلوں کی تربیت کی تھی۔ شیخ ابو نعمان نے اُنکی سازش کا ارادہ بھانپ لیا لیکن اسکا اثر نہ لیا بلکہ حرکت الشباب کے سپاہیوں کو مسلمانوں کی جماعت سے جڑنے کی دعوت دیتے رہے۔

اختر منصور کے ان مجرموں نے انہیں قتل کرنے کی سازش کی اور انکا مسلمان ہونا اُن کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتا تھا نہ ہی اُن کا سالوں پر محیط جہاد، نہ ہی انکا دین دشمنوں کے خلاف معرکوں میں کامیابیاں، نہ ہی ان کا اللہ کی راہ میں سختیوں کے باوجود صبر، بلکہ اِن مجرموں نے اُن میں صرف وہی کچھ دیکھا جو یہودنے عبد اللہ بن سلام میں دیکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ان کو قتل کر ڈالا، بلکہ عوام میں اس کا فخریہ اعلان بھی کیا تاکہ تحریک الشباب کے سپاہیوں میں قیادت کے اِن اقدامات کا خوف بیٹھ جائے اور سب یہ جان لیں کہ شرع کی نظر میں حرام خون بہانے میں اُنکو کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔

ان کے قتل کی کہانی دولت اسلامیہ کے سپاہیوں کے خلاف غداری کی ایک زندہ مثال ہے جس پر القاعدہ اور اُس کے صحواتی اتحادیوں آج فخر کرتے ہیں۔

امیر المومنین سے اپنی بیعت کے اعلان اور لوگوں کو خلافت کے مبارک قافلے میں شمولیت کی دعوت دینے کے بعد، حرکت الشباب نے اپنے جاسوسوں کے ایک گروہ کو جو شیخ کو ذاتی طور پر جانتا تھا، اُن سے ملاقات کے لیے بھیجا اور شیخ ابو نعمان کو یہ دھوکا دیا کہ وہ بھی امیر المومنین کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ شیخ نے اُن سے ملاقات پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سفری اخراجات کی پیشگی ادائیگی کی، ان کا بہترین انداز میں استقبال کیا اور ان کو وعظ و نصیحت کی جس میں انہیں اللہ کی یاد دلائی اور ان کو ترغیب دی کہ وہ امام المسلمین کی بیعت کریں۔ ایک فیاض میزبان کی حثیت سے انہوں نے اُن کے کھانے کے لیے ایک بھیڑ ذبح کی۔ چنانچہ ان مجرموں نے اِس کھانے میں سے کھایا اور شیخ ابو نعمان نے اُن پر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانوں کے حوالے سے بھروسہ کرتے ہوئے اپنا اسلحہ اُن کے پاس چھوڑ دیا لیکن شیخ کو اِس کا صلہ اُن کی طرف سے مکاری اور دھوکے پر مبنی غداری کی صورت ملا۔

شیخ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ آرام کی غرض سے چلے گئے اور دیگر تین ساتھیوں کو اپنے مہمانوں کی خدمت کا ذمہ سونپ دیا۔ حد سے تجاوز کرنے والے یہ مجرم انکی آرام گاہ میں گھسے اور انکو اور انکے ساتھیوں کو قتل کر ڈالا اور اُن بھائیوں کو بھی مار ڈالا جو انکی خدمت پر مامور تھے۔ صرف ایک بھائی زندہ بچا کیونکہ وہ کنویں پر اُن کے لیے پانی لینے گیا ہوا تھا۔ اِس جرم کے مرتکب اپنے آقاؤں کو شہید شیخ کے قتل کی خبر سنانے کے لیے اُن کی طرف فرار ہو گئے۔

شیخ ابو نعمان قتل کر دیے گئے لیکن خلافت کا شجر ہجرتوں کی زمین پر نہ مرجھایا اور نہ ہی بے جان ہوا۔ جیسا کہ جہاد کے یہود تحریک الشباب نے خواہش کی تھی بلکہ اللہ کے فضل سے یہ پودا بڑھ رہا ہے، پھل پھول رہا ہے اور شیخ کے ساتھی اور اُن کے مجاہد بھائی اور شاگرد اب بھی خلافت کے قافلے میں شامل ہونے کے لیے آ رہے ہیں اور اُنکے خلافت سے جڑنے اور جہاد کا نتیجہ باذن اللہ عزت اور تمکین ہو گا۔